حقیقی مقصدِ حیات پر جامع آگاہی

مقصدِ حیات

فوری آگاہی کی اشد ضرورت

ابو عبداللہ

(حقیقی مقصدِ حیات پر جامع آ گاہی)

﴿۳﴾

مقصدِ حیات

(فوری آ گاہی کی اشد ضرورت)

ابوعبداللہ

نوٹ: چونکہ اس مسودہ کی پروف ریڈنگ ابھی پوری طرح سے نہیں ہوسکی، الفاظی غلطیوں کیلئے پیشگی معذرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالانبیاء

والمرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد!

پہلی بنیادی چیز جو ہماری زندگی کا رُخ صحیح سمت میں متعین کرنے کا باعث بن سکتی ہے وہ اس حقیقت کو جاننا ہے کہ :ہمیں کیوں تخلیق کیا گیا؟ ہمیں دنیا میں کس مقصد کیلئے بھیجا گیا ہے؟ ظاہر ہے،ہمیں دنیا میں آنے کی جو غایت سمجھ آئے گی،اسی کی دوڑ میں ہمارے شب وروز گزریں گے۔لہذا اولین فرصت میں دنیا میں آنے کے مقصد کو اچھی طرح جاننے کی ضرورت ہے۔

زندگی کے سفر کا آغاز

جب ہم زندگی کے سفر پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اس کا آغاز ہمیں ایک چھوٹے سے معصوم بچے کی شکل میں نظر آتا ہے۔ یہ بچہ ایک صاف تختی کی طرح ہوتا ہے۔اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ بدی کیا ہے اور نیکی کیا۔اچھا کیا ہے اور بُرا کیا۔ یہ دنیا ومافیہا سے بالکل بے نیاز ہے۔اسے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ آگ اسے جلا سکتی ہے،سانپ اسے ڈس سکتا ہے۔وہ تو صرف پیار اور محبت کا متلاشی ہوتا ہے، چاہے وہ اسے کہیں سے بھی مل جائے۔اسی جذبہ کے ساتھ وہ زندگی کے سفر کا آغاز کرتا ہے۔

پھر وقت کے ساتھ ساتھ اس ماحول میں رہتے ہوئے یہی معصوم اور بھولا بھالا بچہ اس دنیا کی بھیڑ میں گم ہو جاتا ہے۔الا ماشاء اللہ یہ دنیا کی چالاکیاں،ہوشیاریاں بلکہ مکاریاں سیکھ کر فریب کی دلدل میں اُتر جاتا ہے اور اسکے سارے نیک اور خیر سگالی کے جذبات منتشر ہو جاتے ہیں۔پھر یہ ٹوٹا پھوٹا منتشر انسان اس دنیا میں اپنا سفر جاری رکھتا ہے...... اور جب اسے ہوش آتا ہے تو اب دنیا کا سفر اپنے اختتام پر ہوتا ہے۔اب اسے احساس ہوتا ہے کہ یہ دنیا تو عارضی ٹھکانہ تھی جس پر اُس نے اپنا سب کچھ لگا دیا۔ یہ تو حقیقت میں امتحان کی جگہ تھی جسے وہ دارلجزا سمجھ بیٹھا تھا۔اب وہ وقت کے آغاز کی

طرف واپس جانا چاہتا ہے، لیکن جا نہیں سکتا۔ اب سوائے حسرت وافسوس کے اسکے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں!

الا ماشاء اللہ ہم سب کی تقریباً یہی کہانی ہے۔ ہم میں سے بہترین وہ ہیں جو مقصدِ حیات کو **بروقت** سمجھ جاتے ہیں اور اپنی زندگی اپنے خالق کے نازل کردہ اُصولوں کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔

حقیقی مقصد کے بغیر زندگی! مقصد اور منزل کے تعین کے بغیر زندگی کی مثال اس جہاز کی طرح ہے جو فضا میں اڑتا جا رہا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ اس نے اترنا کہاں ہے؟ ظاہر ہے ایسی اڑان کا نتیجہ سوائے تباہی کے کچھ بھی نہیں۔ انسان کے پیش نظر چند روزہ فانی زندگی کے لئے کئی مقاصد ہو سکتے ہیں لیکن انسان کے پیش نظر اگر کوئی حقیقی (دائمی زندگی کا) مقصد حیات نہ ہو تو زندگی بے مزہ اور بے معنی ہی رہتی ہے۔ حقیقت پسند انسان یہ سوچتا ہے کہ وہ زندگی جس نے بالآخر بہت جلد ختم ہو جانا ہے اُسی کو سب کچھ سمجھتے ہوئے سارا وقت صرف اسی کی نظر کیوں کیا جائے؟ اپنی تمام صلاحتیں فانی زندگی کیلئے کیوں کھپا دی جائیں؟ جس انسان کو یہ بات سمجھ آ جاتی ہے کہ مرنے کا مطلب خاتمہ نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی لافانی زندگی کی ابتدا ہے، تو انسان کے اندر سے اُس لافانی زندگی کی کامیابی کیلئے انتھک کاوش کی زبردست قوت ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ چند دن کی محنت اربوں کھربوں سالوں کے لافانی عیش اور چند دن کی غفلت و نافرمانی لافانی خسارے کا باعث بننے والی ہے، تو اسے صبر نصیب ہو جاتا ہے۔ شہوات کو قابو کرتے ہوئے اپنے من کو اللہ کی غلامی میں دینے کا زبردست شوق و جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جن بدنصیبوں پر یہ عظیم حقیقت نہیں کھلتی وہ بے چارے اسی حقیر چند روزہ بے مزہ زندگی کے رسیا بن کر اپنا لافانی مستقبل برباد کر کے بالآخر یہاں سے کوچ کر جاتے ہیں۔

انسان کا عمومی مقصدِ حیات

انسان جب بلوغت کو پہنچتا ہے تو عام طور پر اسے یہی سمجھ آتا ہے کہ:

محض دنیاوی زندگی میں کامیاب ہونا، اعلیٰ گھر کا حصول، دنیاوی آرزوؤں کی بھرپور تکمیل اور

کثیر مال و دولت اکٹھا کرنا ہی اصل مقصد ہے۔ اسکے گھر والے بھی اسے یہی بتلاتے ہیں اور اسی راستے پر چڑھانے کے لیے بھر پور تگ و دو کرتے ہیں۔ اس صورت حال میں انسان کی کامیابی اور ناکامی کا معیار آخرت کی بجائے صرف دنیا بن جاتا ہے اور جن کے پاس یہ سب کچھ نہ ہو وہ اگرچہ متقی ہوں اسے وہ ناکام ہی نظر آتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے حالات اور صلاحیتوں کے مطابق اس مقصد کے حصول میں اپنی زندگی کھپانے کا عہد کر لیتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ کہ اگر صرف یہی مقصد ہوتا تو پھر اس دنیا کے امیر ترین لوگ انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے؟

حقیقی مقصدِ حیات سے دور انسان اپنی سمجھ کے مطابق درج ذیل مختلف راہیں اختیار کرتا ہے:

(۱)۔ حلال و حرام کی تمیز کیئے بغیر زیادہ سے زیادہ مال و دولت کا حصول۔

(۲)۔ پُرتعیش طرزِ زندگی: اعلیٰ سے اعلیٰ رہن سہن، گاڑیاں، ملبوسات اور عیاشی کو زندگی کا مقصد بنانا۔

(۳)۔ تسکینِ نفس کیلیئے: شراب نوشی، بدکاری، موسیقی، گانے باجوں میں مشغولیت۔

(۴)۔ سود، جُوا، چوری ڈاکے، ملاوٹ، لوٹ مار کی راہ کو اختیار کرنا۔

(۵)۔ جادو ٹونہ، تعویذ گھنڈوں کے ذریعے لوگوں کو گھیر کر مال بٹورنا۔

(۶)۔ فرقہ واریت کا شکار ہو کر، لوگوں میں تفریق پیدا کرنا، اسلام کو اپنے فرقے کے تابع کرنا۔

<u>حقائق سے آگاہی!</u> لیکن حقائق انسان کو سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ کائنات اسکی خدمت میں کیوں لگی ہوئی ہے: گائے اور بھینس اس کے لیے دودھ بنانے میں مصروف ہیں، گھوڑا، گدھا اور خچر اسکی خدمت کے لیے آمادہ ہیں، شہد کی مکھیاں اسکے لیے شہد بنانے میں مصروف عمل ہیں، زمین اس کے لیے طرح طرح کے اناج اور پھل بنانے میں لگی ہوئی ہے، مرغیاں اس کے لیے انڈے بنا رہی ہیں، گوشت کے حصول کے لیے جانور اسکے قابو میں دے دیئے گئے ہیں، بیکٹیریا اس کے لیے دودھ کو دہی میں تبدیل کر رہے ہیں تاکہ اسے مکھن اور گھی میسر آسکے، آسمان سے اس کے لیے بارش

برسائی جارہی ہے، زمین نے مناسب کشش ثقل سے آدمی کو پکڑا ہوا کہ کہیں یہ کائنات کی لامحدود وسعتوں میں غائب نہ ہو جائے۔ سورج اسے روشنی اور حرارت دینے میں مصروف ہے، زمین نے اپنے پیٹ میں لوہا، تانبا، پیتل، سونا چاندی جیسی دھاتوں کو محفوظ کیا ہوا ہے تاکہ یہ اس سے مکانات، دروازے، کھڑکیاں، گاڑیاں کمپیوٹرز، ہوائی جہاز اور دیگر مشینیں بنا سکے۔ یہ حقائق اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ انسان کو بنانے کا مقصد بہت بڑا ہے۔ کبھی ہم نے سوچا کہ اس مقصد کو پہچانے اور پائے بغیر یہاں سے ہمیشہ کی زندگی گزارنے چلے گئے جہاں سے واپسی بھی ممکن نہیں تو وہاں ہمارے ساتھ کیا ہوگا........؟

مقصد حیات ہمارے خالق کی نظر میں

انسان کی اپنی نظر میں اسکے مقصد حیات کو جاننے کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا خالق ہمارے مقصد تخلیق کی بابت کیا ارشاد فرماتا ہے۔؟ انسان کا خیال ہے کہ وہ محض دنیا کے لئے پیدا ہوا ہے ،جبکہ خالق نے اسکی تردید کرتے ہوئے اصل مقصد کی طرف یوں اشارہ کیا ہے:

☆ ﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾

(المومنون:23: آیت۔115)

”کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔؟“

☆ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ٥﴾

(الانبیاء:35:21)

”ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے اور ڈالتے ہیں ہم تمہیں بُرے اور اچھے حالات میں آزمائش کیلئے اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔“

یہاں حقیقت کو بہت واضح کردیا گیا ہے کہ مختلف حالات کے تحت ہماری آزمائش کی جارہی ہے کہ ہم اچھے اور بُرے حالات میں ایمان پر قائم رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں یا نہیں؟

☆ ﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَّھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ﴾ (الملک:67:1-2)

"وہ ہستی جس نے موت وحیات کا سلسلہ (اسلئے) جاری کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے اعمال کرتا ہے۔"

☆ ﴿اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَۃً لَّھَا لِنَبْلُوَھُمْ اَیُّھُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا o﴾ (الروم:30: آیت۔7)

"روئے زمین پر جو کچھ ہے اسے زمین کی زینت کا باعث بنایا تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک دنیا شیریں اور شاداب ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنا کر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ چنانچہ تم دنیا کے (فریب) سے بچو اور عورتوں کے (فتنے اور مکر) سے بچو۔" (صحیح مسلم، کتاب الرقاق)

☆ ایک اور جگہ بڑے واضح انداز میں پروردگار نے فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریٰت:51: آیت:56)

"اور نہیں ہے جنوں اور انسانوں کو پیدا کرنے کا مقصد سوائے اسکے (کوئی اور) کہ وہ میری بندگی کریں"۔

<u>کیا واقعی ایسا ہے؟</u> ان آیات کو جب انسان سنتا ہے تو اسے یقین نہیں آتا کہ کیا واقعی ہمیں بنانے کا مقصد یہ ہے؟ یہ تعجب اس لیے ہوتا ہے کہ جس معاشرے میں ہم نے آنکھیں کھولیں وہاں یہ کام بطور مقصد حیات نظر نہ آیا۔ اسکے برعکس زندگی کا اصل مقصد خواہشات کی بھرپور تکمیل ہی نظر آیا۔ وہ رب جسکی نعمتیں بارش کی طرح انسان پر برس رہی ہیں، سرتاپاؤں جسکے انعامات میں انسان ڈوبا ہوا ہے، تو اسی کی بندگی انسان کا مقصد حیات کیوں نہ ہو......؟

آسان الفاظ میں: اگر ہم مذکورہ مقصد کو آسان الفاظ میں بیان کریں تو ہمارا مقصد تخلیق یہ ہے:

''اس چندروزہ دنیاوی زندگی کو لافانی اخروی زندگی کیلئے امتحان گاہ بنایا گیا ہے۔خوشی اور غمی کے مختلف حالات پیدا کر کے انسان کو آزمایا جارہا ہے کہ کون مشکلات پر صبر اور نعمتوں پر شکر ادا کرتے ہوئے خالق کی فرمانبرداری میں رہتا ہے اور کون بے صبری، ناشکری اور نافرمانی پر۔ہوائے نفس کے بُرے تقاضوں اور شیطان کی مخالفت کرتے ہوئے خالق کے احکامات کی پابندی میں زندگی بسر کرنا ہماری تخلیق کا اصل مقصود ہے۔ زندگی کو پورے دین یعنی (عقائد ونظریات، عبادات اور اخلاقیات و معاملات) کو اللہ کے احکامات اور اسوہ رسول ﷺ کے تابع بسر کرنے کا نام ہی عبادت ہے جو کہ جن وانس کی تخلیق کا اصل مقصد ہے۔تخلیق کے اس مقصد کے قیام کیلئے اپنی اپنی حیثیت اور دائرہ کار کے تحت دعوت دین، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری ادا کرنا۔مزید یہ کہ: اسلام اور ملک وملت کے دفاع کیلئے ضرورت پڑنے پر جہاد کیلئے تیار رہنا۔لیکن جہاد یہ نہیں کہ انفرادی طور پر ہر کوئی اٹھ کھڑا ہو بلکہ یہ ایک بہت سنجیدہ ذمہ داری ہے جو ناگزیر حالات میں شرائط اور قانون وقاعدے کے تحت اسلام اور ملک وملت کے دفاع کی خاطر کفار کے خلاف اسلامی حکومت کی کال کے تحت ہے۔

اس مقصد کو پورا کرنے کی تین بنیادی شرائط ہیں جن پر عمل پیرا ہوئے بغیر یہ مقصد کسی صورت پورا نہیں ہوسکتا، وہ یہ ہیں:

ا۔ ضروری دینی احکامات کو جاننے کا صحیح علم (قرآن وسنت سے) حاصل کرنے کی بھرپور تگ و دو کرنا۔

۲۔ ٹھیک ٹھیک علم حاصل ہوجانے کے بعد ان احکامات (پورے دین: عقائد ونظریات، عبادات اور اخلاقیات ومعاملات) کو خوش دلی سے قبول کرتے ہوئے ترجیح کے ساتھ اپنی زندگی پر لاگو کرنا، اور خدانخواستہ کبھی کوتاہی ہوجائے تو فوراً معافی کے ذریعے پلٹ آنا۔

۳۔ حسبِ استطاعت فریضہ دعوت و اصلاح کیلئے کاوش کرنا۔

حقیقی مقصد حیات تک رسائی کے درج ذیل پانچ اہداف ہیں:

(۱)۔اللہ کی معرفت یعنی اسکی پہچان کرنا، (۲)۔اسکی بندگی کرنا اور توحید پر جم جانا، (۳)۔نکاح کے ذریعے بقائے نسل انسانی کا ذریعہ بننا اور اولاد کی تربیت و کفالت کرنا، (۴)۔انسانیت کی صحیح دینی رہنمائی کرنے کا ذریعہ بننا، (۵)۔انسانی ہمدردی اور خدمت خلق۔

بڑے مقصد (Greator meaning of Life) کو پانے کیلئے فرائض وواجبات کی پاسداری اور حلال حرام کی تمیز کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ مزید سبقت کیلئے بڑے مقصد کے درج ذیل بڑے اہداف ہیں:

(۱)۔دعوت دین، (۲)۔اللہ کی یاد اور نفلی عبادت، (۳)۔زکوٰۃ سے زائد انفاق، (۴)۔خدمت خلق: اللہ کی رضا کی خاطر ملک وقوم کی اپنی صلاحیتوں اور اسباب سے خدمت

اپنی استعداد کے مطابق ان میں کسی ایک دو یا سب میں آگے بڑھنے کا عزم کریں۔

مقصد اور ضرورت

ہماری تخلیق میں کچھ چیزیں مقاصد اور کچھ چیزیں ضروریات کے زمرے میں آتی ہیں۔ضروریات کی بھی اہمیت ہے لیکن جو چیز مقصد ہو اسکی اہمیت، ضرورت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔مقاصد کیلئے جیا مرا جاتا ہے۔ضروریات میں کمی بیشی تو ہوسکتی ہے لیکن مقاصد میں نہیں۔جس نے مقصد کو نظر انداز کر دیا اور ضروریات بلکہ ضروریات سے آگے بڑھتے ہوئے تعیش و آرائش کو زندگی کا مقصد بنا کر وقت اور سرمایہ اسکی نظر کر دیا، وہ مارا گیا۔ایسا شخص بروز قیامت اللہ کو کیا منہ دکھلائے گا.........؟

لہٰذا اس بات کو اچھی طرح سمجھنا کہ اللہ کے نزدیک کون سی چیزیں مقصد ہیں اور کون سی ضرورت؟ اس بات کا تعین کرنے اور اچھی طرح ذہن نشین رکھنے میں ہی دنیا و آخرت کی فلاح ہے۔اسی سے زندگی بہت آسان ہوگی، رب کی رحمت اور سکون کی بہاریں نصیب ہوں گی۔اور اسکا تعین نہ کرنے اور ذہن نشین نہ رکھنے سے دنیا کا سکون بھی برباد ہوگا اور آخرت بھی۔لہٰذا جلد از جلد اس اہم ترین کام کا

جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

قرآن وسنت سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا میں انسان کے آنے کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی بندگی، اللہ کے حکم کی پاسداری کرنا ہے۔اس تناظر میں اگر ضرورت اور مقصد کا تعین کیا جائے تو اسکا خلاصہ کچھ یوں بنتا ہے:

نمبر شمار	دنیوی امور	مقصد/ضرورت
۱	عبادت و بندگی	مقصد
۲	اللہ کے حکم کی پاسداری	مقصد
۳	گھر کا حصول (رہن سہن)	ضرورت
۴	کھانا پینا	ضرورت
۵	بنیادی لذات	ضرورت
۶	ثمرات	ضرورت
۷	نوکری، کاروبار	ضرورت
۸	سواری (سائیکل، موٹر سائیکل، کار)	ضرورت
۹	صحت و تندرستی	ضرورت
۱۰	نکاح	مقصد
۱۱	نکاح کے ذریعے جائز شہوت	ضرورت
۱۲	بچوں کا حصول	مقصد
۱۳	دیگر ضروریات زندگی	ضرورت
۱۴	ضروری دینی تعلیم	مقصد
۱۵	دنیوی تعلیم، ڈگریاں	ضرورت
6	عدل وانصاف/انسانی ہمدردی/حسن سلوک	مقصد
7	قرابت داری/رشتوں کا لحاظ	مقصد

کیا بنے گا ان لوگوں کا جو اصل مقصد کو بھول کر محض دنیا کی خاطر اپنا سارا وقت اور وسائل کھپا رہے

ہیں..............؟

بامقصد زندگی کے حقیقی اہداف

حقیقی مقصد حیات کو پانے کیلئے دنیاوآخرت کی فکر کے ساتھ درج ذیل اہداف بنانا بہت ضروری ہے:

(۱)۔حفظان صحت: اللہ کی بندگی اور انسانیت کی فلاح کی خاطر کاوش کیلئے صحت وتندرستی ضروری ہے۔لہٰذا صحت وتندرستی کا خیال رکھنا ناگزیر ہے۔اسکے لئے: حفاظتی اقدامات کا خیال، کھانے پینے میں احتیاط، ورزش، جائز سیر وتفریح اوراللہ سے دعا کرنا ناگزیر ہے۔

(۲)۔دین و ایمان: دین و ایمان پر استقامت،خشوع وخضوع، سبقت، معمولات اور علم میں اضافہ......کے اہداف بنائے جائیں۔ساری زندگی نمازوں میں ’’قل ھواللہ‘‘ پڑھنے کی بجائے نئی صورتیں یاد کی جائیں۔زکوٰۃ سے آگے بڑھتے ہوئے مزید انفاق کیا جائے۔فرائض وواجبات سے آگے بڑھتے ہوئے نوافل ومستحبات کواختیار کیا جائے۔

(۳)۔فیملی کا خیال: اپنی فیملی کو بھی وقت دیا جائے۔والدین اور بیوی کے ساتھ حسن سلوک، بچوں کی نشونما، تربیت، جائز سیر وتفریح کا خیال رکھا جائے۔

(۴)۔رشتے دار اور دوست احباب: قرابت داری کا لحاظ اور دوست احباب کے ساتھ سچائی اور دیانتداری پرمبنی اچھے تعلقات استوار کئے جائیں۔

(۵)۔کسب حلال: دوسروں کامحتاج بننے کی بجائے کسب حلال کے ذریعے اپنا اوراپنے اہل خانہ کا بوجھ خوداٹھانے کیلئے بھرپور کاوش کی جائے۔

(۶)۔وقت کا استعمال: وقت پر گہری نظر رکھی جائے۔آرام وسکون ضرور کیا جائے لیکن وقت کے ضیاع کوروکا جائے اوراسے مفید کاموں میں استعمال کیا جائے۔

یقینی فلاح تک پہنچنے کیلئے ان سب باتوں کوملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

نتیجہ ضرور نکلے گا: قرآن مجید میں زوراور تکرار کے ساتھ انسانیت پر یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ: قیامت ضرور برپا ہوگی، حساب کتاب ضرور ہوگا، جنت اور دوزخ کی صورت میں نتیجہ ضرور نکلے گا۔وہ

لوگ جنہوں نے آخرت کونظر انداز کر کے زندگی گزاری ہوگی ،تو نتیجہ کچھ یوں ہوگا:

﴿وَ تَرَی الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ o سَرَابِیْلُھُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰی وُجُوْھَھُمُ النَّارُ o﴾ (الزمر:39۔آیت:16)

''اس دن تم مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھو گے،ان کے لباس تارکول کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چھائی ہوئی ہوگی۔''

اسکے برعکس وہ خوش نصیب جنہوں نے صبر اور تقویٰ پر زندگی بسر کی ہوگی ،ان کا نتیجہ یوں نکلے گا:

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ oوَّفَوَاکِہَ مِمَّا یَشْتَھُوْنَ o کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓئًا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o﴾ (المرسلٰت:77:41-43)

''یقیناً متقی لوگ ہوں گے سایوں میں اور چشموں میں ،اور پھل ہوں گے ہر قسم کے جن کی وہ خواہش کریں گے،(کہا جائے گا) کھاؤ اور پیؤ مزے لے لے کر اب ان اعمال کے بدلہ میں جو تم کیا کرتے تھے ۔''

ہم کدھر جانا چاہتے ہیں.......؟ اسکے لئے فیصلہ ہمیں آج کرنا ہے۔!

انتہائی قابل غور

☆ چیزوں سے اگر وہ مقصد حاصل نہ ہو رہا ہو جسکے لئے وہ بنائی گئیں تو ہم اپنے ہی ہاتھوں انہیں تبدیل کر دیتے ہیں: خراب بلب، ٹیوب لائٹ......... ڈسٹ بن کی نظر کر کے نیا لگا دیتے ہیں۔لیکن ہم اگر اپنے مقصدِ تخلیق پر پورا نہ اتریں تو ہمارا خالق ہمیں قبول کرے گا..............؟

☆ حقیقی مقصد کے بغیر زندگی....... کیا عقلمندی ہے....؟ اگر سڑک پر جاتے انسان سے پوچھا جائے کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟۔وہ کہے مجھے معلوم نہیں کہ میں کہاں سے آیا ہوں، میری منزل کیا ہے، میں نے کدھر جانا ہے........ تو آپ یقیناً اسکے پاگل ہونے کا اعلان

کردیں گے۔ پھر اگر ہم اس حقیقت کو بھول جائیں کہ کدھر سے آئے ہیں اور ہماری حقیقی منزل کیا ہے.......؟ تو کیا یہ عقلمندی ہوگی........؟

☆ بغیر مطلوبہ کوشش کسی بھی منزل پر نہیں پہنچا جاسکتا.......... کیا اخروی منزل کا حصول بغیر کاوش ومحنت سے ہی ہوجائے گا...........؟

سوچنے کی بات! دھڑا دھڑ فوت ہونے والے ہم جیسے لوگ کہاں چلے جارہے ہیں......؟، کیا کوئی وہاں جانے سے راہِ فرار حاصل کرسکتا ہے.....؟ جس عالم میں یہ لوگ چلے جارہے ہیں، وہاں کیسے رہنا ہے، مشکلات سے کیسے بچنا ہے، وہاں کی سہولیات، راحتیں اور آسانیاں کیسے حاصل ہوں گی.......؟، کیا اسکے متعلق ضروری معلومات ہم نے حاصل کرلیں........؟ اگر نہیں تو کیا ہم اپنے آپ (جسم وروح) کے خیر خواہ ہیں...........؟

مقصد پر آنے کے ثمرات: زندگی کو مقصد حیات پر لانے کے یقینی فوائد:

(۱)۔سکون واطمینان: مقصد حیات پر آنے سے دنیوی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی تائید ونگہبانی اور سکون واطمینان کی دولت نصیب ہوجاتی ہے۔ جب تک زندگی مقصد حیات پر نہ آئے گی حقیقی سکون واطمینان نصیب نہ ہوسکے گا۔

(۲)۔اخروی فلاح: زندگی مقصد حیات پر آنے سے اللہ کی رضا اور اخروی ابدی فلاح نصیب ہوگی۔

مقصد حیات سے دور رہ کر مذکورہ دونوں مقاصد سے محرومی والی زندگی گزارنا کیا عقلمندی ہے.......؟

مقصد حیات کیسے حاصل ہو؟

مذکورہ حقائق سے آگاہی کے بعد اب سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ زندگی اس عظیم مقصد پر کیسے آسکے؟ اس عظیم سعادت پر آنے کیلئے درج ذیل باتیں ملحوظ رکھنا ضروری ہیں:

(۱)۔علمی آگاہی: اپنی اور کائنات کی تخلیق پر غور وفکر اور تخلیق کی بابت علمی آگاہی حاصل کرنا جیسا کہ اس تحریر میں علمی آگہی پیدا کی گئی ہے۔

(۲)۔اخروی فلاح کو ہدف بنانا: زندگی مقصدِ تخلیق پر لانے کیلئے سب سے ضروری یہ ہے کہ موت کو یاد رکھتے ہوئے 'اخروی فلاح' کو زندگی کا ہدف(Goal) بنا لیا جائے۔اپنے وطنِ اصلی کی پہچان، اسکی یاد اور تیاری کی فکر پیدا کی جائے۔وہی کام ترجیح کے ساتھ زندگی میں داخل ہوتا ہے جو ہدف(Goal) بن جائے۔جب تک اخروی فلاح زندگی کا ہدف(Goal) نہ بنے گی، خواہشات کو قابو کرنے، کما حقہ اطاعت و بندگی کا شوق و جذبہ اور اسکے لئے اندر سے قوت مہیا نہ ہو سکے گی۔اس ضمن میں پروردگار نے عظیم رہنمائی یوں مہیا فرمائی:

﴿وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا○﴾ (بنی اسرائیل:17۔آیت:19)

''اور جس شخص نے ارادہ (فیصلہ) کرلیا آخرت (کو ہدف بنانے کا) اور اسکے لئے اتنی کوش کی جتنی اسکے لائق ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگے گی۔''

یعنی اخروی فلاح کیلئے درج ذیل دو اہم شرائط ہیں:

(ا)۔آخرت کی کامیابی کو زندگی کا ہدف بنانا، (۲)۔ایمان کی موجودگی میں اس ہدف کی تکمیل کیلئے بھرپور کاوش کرنا۔

شب روز گزارتے ہوئے ہر ہر قدم پر اگر آپ کا ضمیر آپ کو وطن اصلی یعنی آخرت کی فکر کی یاد دہانی کرا رہا ہے تو آپ کو مبارک ہو، آخرت آپ کا ہدف(Goal) بن چکی ہے۔اب زندگی کو آخرت کے تابع کرنا آسان ہو جائے گا۔لیکن اگر آپ کا باطن یہ یاد دہانی نہیں کروا رہا تو بڑی پریشانی کی بات ہے، آخرت آپکا ہدف نہیں بن سکی۔وہ خوش نصیب جن کا ہدف آخرت بن چکا ہے، اب استقامت کے ساتھ اس پر قائم رہنے کیلئے ضروری ہے کہ:

(ا)۔اچھی صحبت کا اہتمام: وہ چیز جو ہمیں غفلت کی دلدل سے نکال کر عمل کی پٹڑی پر چڑھا سکتی ہے وہ اچھی صحبت اختیار کرنا اور بری صحبت سے بچنا ہے۔یہ اللہ کی سنت ہے جسکے ذریعے اس نے نسل

انسانی کو نوازتے ہوئے اپنے برگزیدہ انبیاء و رسل علیہم السلام بھیجے۔جن کی پاک صحبت سے لوگوں کا تزکیہ ہوا۔انسانی ذہن کو ایسا بنایا گیا ہے کہ وہ بھول جاتا ہے،اسے بار بار یاد دہانی کی ضرورت ہے۔اسلئے بغیر اچھی صحبت کو برقرار رکھے عمل پر آنا ممکن نہیں۔اسلئے اچھے لوگوں (اہل آخرت، اہل توحید اور اہل رسالت)، اچھی کتابوں، بالخصوص قرآن مجید، مساجد کی زیادہ سے زیادہ صحبت اختیار کرنا اور بری صحبت سے ہر ممکن اجتناب کرنا ناگزیر ہے۔عبرت کیلئے ہسپتالوں اور قبرستان میں جانا ضروری ہے۔معمول پر آنے کیلئے کسی اچھے باقاعدہ پروگرام، کورس یا دروس وغیرہ میں شمولیت اختیار کر لینی چاہیئے۔

(۲)۔دعا: مسلسل اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیے، ہم ناقص و کمزور ہیں، صرف وہی کام ہو سکتا ہے جسکی توفیق اللہ سے ملے، اسلئے اللہ کے ہاں منظوری کیلئے اسی سے فریاد کرنا ضروری ہے۔اگر اس نے ہمیں مقصد حیات پر قائم رہنے کیلئے قبول کر لیا تو پھر سب رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔

یاد رکھیں! دنیا نقد و نقد ہے۔اسلئے دنیوی اہداف (Goals) تو خود بخود بنتے جاتے ہیں لیکن آخرت ادھار ہونے کی وجہ سے اخروی اہداف (Goals) خود بخود نہیں بنتے بلکہ انہیں بنانے کیلئے بہت زیادہ سنجیدہ ہونا پڑتا ہے، بہت تردد کرنا پڑتا ہے۔جب تک اس معاملے کو بہت زیادہ سنجیدہ نہ لیں گے 'آخرت' زندگی کا مقصد نہ بن سکے گی۔اس کام کے لئے بہت کاوش اور صبر کی ضرورت ہے۔

یہ وقت گزر جائے گا!

آپ زندگی غفلت میں گزاریں اور محض خواہشات کی تکمیل میں لگے رہیں یا اللہ کی فرمانبرداری میں، جو دن آپ پر طلوع ہوا اس نے رات میں تبدیل ہو ہی جانا ہے اور ان دنوں کے مجموعے کا نام زندگی ہے۔ہر انسان نے اپنے حصے کا وقت پورا کرنا ہے۔یہ وقت بڑی تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔زندگی برف کے بلاک کی طرح ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پگھل کر غائب ہو جانا ہے۔سابقہ زندگی پر نظر دوڑائیں تو بیتے ہوئے کئی سال اک خواب محسوس ہوتے ہیں۔کل کی بات ہے کہ ہم بچے تھے، جوان ہوئے اور بڑھاپے کی طرف رختِ سفر باندھے ہوئے ہیں۔آئندہ آنے والا وقت بھی یونہی ختم ہو

جائے گا۔ جن لوگوں کی ہزار ہزار سال عمریں تھیں وہ بھی یہاں نہ رہے تو کیا ہم بچ جائیں گے.........؟ ہماری زندگی فصل کی مانند ہے، ایک فصل تیار ہو کر کٹ جاتی ہے اسکی جگہ نئی فصل آجاتی ہے۔ اس وقت ہماری فصل ہے ساٹھ، ستر سال کی بات ہے، یہ فصل ختم ہو جائے گی اسکی جگہ نئی فصل آجائے گی۔ عقلمند وہ ہے جو ان حقائق کو سمجھے، اصل مقصد کو پہچانے اور حادثات، بیماری اور موت سے پہلے مقصد کے حصول کیلئے کوشاں ہو۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ (آمین)

اس ضمن میں شاعر نے حقیقت کو یوں کھولا ہے:

کوئی بن گیا رونق اکھیاں دی　　تے　　کوئی چھوڑ کے چھپچھ محل چلیا
کوئی پلیا ناز تے نخریاں وچ　　کوئی ریت گرم دے تھل پلیا
کوئی بُھل گیا مقصد آون دا　　تے کوئی کر کے مقصد حل چلیا
ایتھے ہر کوئی فرید مسافر اے　　کوئی اج چلیا تے کوئی کل چلیا

اس ضمن میں حقائق سے تفصیلی آگاہی کیلئے ہماری تحریر ''راہِ فلاح کی پہلی گھاٹی'' کے ساتھ ساتھ ابویحیٰ صاحب کی درج ذیل کتب کا مطالعہ کیجئے:

(''جب زندگی شروع ہوگی''، ''قسم اس وقت کی''، خدا بول رہا ہے''، انذار پبلشرز کراچی)

ہماری دعوت!

وہ مسلمان جنھیں اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا، موجودہ دور میں انکی حالت تشویشناک ہے۔ مسلمان جدا جدا گروہوں میں منقسم ہو چکے ہیں، علیحدہ علیحدہ مساجد اور مکاتب بن چکے ہیں، جو جس گھرانے میں پیدا ہوا یا جس ماحول میں پرورش ہوئی وہی اسکا دین و مذہب بن گیا۔ لوگ اپنے پسندیدہ مسلک اور فرقے کو صحیح جبکہ باقیوں کو غلط سمجھتے ہیں۔ باہمی نفرت میں کمی کی بجائے اضافہ ہی ہوتا نظر آ رہا ہے۔ ان حالات میں ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ فرقوں سے بالاتر ہو کر سچائی کی بنیاد پر غلط اور صحیح کو واضح کیا جائے اس عزم کے ساتھ کہ:

☆ اللہ کے دین کو مسالک اور فرقوں پر ترجیح دی جائے۔

☆ جس مکتب فکر کی جتنی بات درست ہے اسے تسلیم کیا جائے اور غلط سے بچا جائے۔ صحیح بات جہاں سے بھی ملے اسے بلا چون و چراں تسلیم کیا جائے چاہے وہ ہماری اپنی فکر کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

☆ باہمی غلط فہمیوں کو دور کر کے مسلمانوں کے مابین اتحاد و یکجہتی پیدا کی جائے۔

☆ شخصیات کا احترام کیا جائے لیکن اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو کائنات کے تمام لوگوں پر ترجیح دی جائے۔

رب کریم نے ہماری رہنمائی کے لیے فرمایا:

﴿وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا﴾ (آل عمران: 103)

ترجمہ: ''تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو''

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡہُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہُمۡ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ﴾ (سورۃ الانعام، آیت:159)

ترجمہ: ''بیشک جنہوں نے دین میں فرقے بنائے اور گروہوں میں بٹ گئے آپ (ﷺ) کا ان سے کوئی تعلق نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد، پھر وہ انکو بتلائے گا جو وہ کیا کرتے تھے''۔

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(Web Site: www.khidmat-islam.com)

(Email: khidmat777@gmail.com)

ہماری اہم تحاریر

کتاب نمبر	ٹائٹل	کتاب نمبر	ٹائٹل
1	ہدایت: (ہدایت سے کیا مراد ہے اور ہدایت کیسے نصیب ہوگی؟)	2	قرآن مجید کی حاکمیت: (احناف اور مالکیہ کے اُصولِ روایت کی روشنی میں عالمگیر غلط فہمی کا ازالہ)
3	امت مسلمہ کا اخلاقی زوال: (زوال کی بنیادی وجوہات اور نجات کا یقینی حل)	4	قرآن مجید سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے؟
5	راہ فلاح کی پہلی بڑی گھاٹی: (دنیا پرستی اور نفس وشیطان کے حجابات پر حقائق)	6	رسالت کا حقیقی تصور: (راہِ فلاح کی دوسری گھاٹی: رسالت کے مقابلے میں آباپرستی پر آگاہی)
7	توحید کا جامع تصور: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی: شرک کے مقابلے میں توحید پر جامع رہنمائی)	8	عبادت کا معنی مفہوم: (تفہیم عبادت پر ایک اہم کتابچہ)
9	ظلم عظیم پر جامع رہنمائی: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی: غلاظتِ شرک پر جامع رہنمائی)	10	امت اسلامیہ کا اتحاد: (اتحاد و یکجہتی اور فرقہ واریت کی نحوست پر انتہائی اہم تحریر)
11	پردہ: (پردہ کے ضمن میں مرد وعورت کیلئے قرآن وسنت کے احکامات)	12	اسلام کا قانونِ طلاق: (یک مجلسی تین طلاق کے ایک یا تین واقع ہونے پر اہم رہنمائی)
13	طاقتور ابلیسی دھوکے: (مکار ابلیس کی مزین کردہ انتہائی طاقتور چالوں سے آگاہی)	14	مجموعہ تحاریر: (مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر کا مجموعہ)
15	کائنات سے خالق کائنات تک: (وجود خالق کے حیرت انگیز دلائل)		

کتابچے (Booklets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم کتابوں کی بجائے کتابچوں کی شکل میں مختصر تحاریر

1	ایمان ایک زندہ حقیقت (انمول تحفہ)	2	زبان سے کلمہ کا اقرار اور نجات کی ضمانت؟
3	مقصدِ حیات	4	انسانیت کی عظیم ترین آفت (خواہشِ نفس)
5	بغیر سمجھے قرآن پڑھنے کی وجوہات؟	6	اوامر ونواہی کی لسٹ
7	تلاشِ رب (اللہ کے قُرب کا یقینی راستہ)	8	توحید (لا الٰہ الا اللہ)
9	رسالت (محمد الرسول اللہ)	10	حقوق العباد

پمفلٹ اور بروشرز

مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر: پمفلٹ اور بروشرز وغیرہ۔

استفادہ کیلئے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں۔

﴿آئیں دنیا وآخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

عمل کا جذبہ کسی غرض وغایت اور مقصد کے نتیجے میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ بغیر غرض، بغیر مقصد عمل کی تحریک پیدا نہیں ہو پاتی۔ لہٰذا وہ پہلی بنیادی چیز جو ہماری زندگی کا رُخ صحیح سمت میں متعین کرنے کا باعث بن سکتی ہے، وہ اس حقیقت کو جاننا ہے کہ: ہمیں کیوں تخلیق کیا گیا؟ ہمیں دنیا میں کس مقصد کیلئے بھیجا گیا ہے؟ دنیا میں آنے کی جو غایت بھی ہمیں سمجھ آئے گی، اسی کی دوڑ میں ہمارے شب و روز گزریں گے۔ مقصد اور منزل کے تعین کے بغیر زندگی کی مثال اس جہاز کی طرح ہے جو فضا میں اڑتا جا رہا ہے، لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ اس نے اترنا کہاں ہے؟ اگر تو یہی زندگی ہے، مر کر ہمیشہ کیلئے ختم ہو جانا ہے، تو پھر تو ہمارا مقصد اسی مادی زندگی کی بقا ہونا چاہیے اور ہمیں اپنی تمام توانائیاں مادی وجود کی تسکین کیلئے کھپا دینی چاہئیں۔ لیکن اگر ایسا نہیں، بلکہ ہمیں کسی بڑے مقصد کے تحت پیدا کیا گیا ہے، ہمیں مرنے کے بعد ابدی زندگی گزارنے کیلئے دوبارہ جی اٹھنا ہے اور یہ دنیا کی زندگی اس لافانی زندگی کیلئے ایک امتحانی وقفہ ہے؟ تو پھر اُس حقیقی مقصد کو جانے اور پائے بغیر یہاں سے رخصت ہو جانا اتنا بڑا خسارہ ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چیزوں سے اگر وہ مقصد حاصل نہ ہو رہا ہو جسکے لئے وہ بنائی گئی ہوں، تو ہم اپنے ہی ہاتھوں انہیں تبدیل کر دیتے ہیں: خراب بلب، ٹیوب لائٹ.... ڈسٹ بن کی نظر کر کے نیا لگا دیتے ہیں۔ لیکن ہم اگر اپنے مقصدِ تخلیق پر پورا نہ اتریں، تو ہمارا خالق ہمیں قبول کرے گا....؟ یہ مختصر تحریر اسی حقیقی مقصد سے آگاہی کی ایک کاوش ہے۔ خود بچیں اور دوسروں کو بچانے کی فکر کریں۔

(ہمارا عزم)

سچائی کی پیروی

www.khidmat-islam.com
khidmat777@gmail.com
Designed By: عبدالواسع 0307-4122161